درس حدیث

تعلیم وتعلّم کی فضیلت

عبدالوہاب خان

عن ابی موسیٰ ﷺ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: {مثل ما بعثنی اللہ بہ من الھدیٰ و العلم کمثل الغیث الکثیر، أصاب أرضا فکان منھا نقیۃ قبلت الماء فأنبتت الکلأ و العشب الکثیر، و کانت منھا إخاذات أمسکت الماء فنفع اللہ بھا الناس فشربوا و سقوا و زرعوا، وأصابت منھا طائفۃ أخری إنما ھی قیعان لا تمسک ماءً ولا تنبت کلأ، فذٰلک مثل من فقُہ فی دین اللہ و نفعہ ما بعثنی اللہ بہ فعَلِمَ و عَلَّمَ، ومثل من لم یرفع بذٰلک رأسا و لم یقبل ھدی اللہ الذی أرسلت بہ} قال اسحاقؒ: {و کان منھا طائفۃ قبلت الماء}

تخریج: صحیح بخاری کتاب العلم، با ب۲۰ فضل من علِم وعلَّم حدیث ۷۰ (مع الفتح ۱/ ۲۱۱)، صحیح مسلم کتاب الفضائل حدیث ۱۵ (مع النووی ۱۵/ ۴۵-۴۶) و مسند أحمد (۴/۳۹۹)

راوی: حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس بن مسلم بن حضارالاشعری ﷺ

آپ ﷺ اپنی قوم کے ایک قافلے کے ہمراہ بحری سفر پر نکلے، لیکن ناموافق ہوا کی لہروں نے (بظاہر بھٹکا کر) حبشہ کی سرزمین پر اتار دیا، جہاں ان کی ملاقات حضرت جعفر بن ابی طالب ﷺ سے ہوئی اوران کی تبلیغ پر مشرف باسلام ہوئے اور انہی کی رفاقت میں تعلیم پائی اور تعلیم وتعلّم اوردعوت وتبلیغ میں مگن رہ کر حضرت جعفر طیار ﷺ کے زیرسایہ مہاجرین کے ہمراہ مدینہ تشریف لائے، جہاں پہنچنے کے بعد ملاقات نبوی کے شدید شوق نے انہیں بھی خیبر پہنچا کرہی دم لیا، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورصحابہ کرام ﷺ فتح سے سرشار تھے۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ حضرت ابوبکرصدیق، عمرفاروق، علی مرتضیٰ، عبداللہ بن عباس، ابی بن کعب، عماربن یاسر، اورمعاذ بن جبل ﷺ سے بھی علوم نبوت حاصل کیے۔ اوران سے چاروں بیٹوں اوراہلیہ کے علاوہ انس

بن مالک، ابوسعید الخدری اور طارق بن شہاب ﷺ اور بہت سے تابعینؒ نے بھی روایت کی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آواز کو نہایت پسند فرمایا۔ ارشاد نبوی ہے: {**یا أبا موسیٰ لقد أوتیت مزمارا من مزامیر آل داؤد**} [بخاری کتاب فضائل القرآن باب ۳۱، مسلم کتاب صلاۃ المسافرین حدیث ۲۳۵] ''**اے ابوموسیٰ! یقیناً آپ کو حضرت داؤد** علیہ الصلاۃ والسلام **کے (دلسوز اور سریلے) سُروں میں سے ایک سُر عطا کیا گیا ہے۔**'' حضرت عمر ﷺ بارہا آپ ﷺ سے تلاوت کی فرمائش کرتے ہوئے کہتے تھے: ''**ذکرنا ربنا یا أبا موسیٰ**''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یمن میں زبید اور عدن قبائل وغیرہ پر عامل مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عمر فاروق ﷺ نے انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کیا، جہاں انہوں نے علمِ دین کی روشنی پھیلانے میں شاندار کردار ادا کیا۔ اسی لیے وہ چار سال تک اس عہدے پر فائز رہے، عام طور پر خلافت فاروقی میں کسی گورنر کو ایک سال سے زیادہ نہیں رکھا جاتا تھا۔ حضرت عثمان ﷺ کے دور میں آپ کوفہ کے گورنر رہے، اور جنگ صفین کے اختتام پر امیر معاویہ ﷺ کے مقابلے میں حضرت علی ﷺ کی وکالت کی۔ تقریباً ۵۰ھ میں وفات پائی۔ [الاصابة فی تمییز الصحابة رقم (٤٨٨٩) ۳/۱۱۹-۱۲۰]

حل اللغات: الهدی: ہدایت، یہاں مقصد تک رسائی دینے والی یعنی توفیق مراد ہے۔

العلم: شرعی دلائل کی معرفت۔

الغیث: بارش، بادل یا بارش سے اگنے والی گھاس۔ یہاں بارش مراد ہے۔

نقیة: صاف ستھری۔ یعنی زرخیز زمین

الکلأ: گھاس، تازہ اور خشک دونوں کو کہا جاتا ہے۔

العشب: سبز گھاس۔

اخاذات: اخاذة: پانی جمع ہونے کی نشیبی جگہ، تالاب۔ (بعض روایتوں میں اجادب آیا ہے یعنی بنجر)

زرعوا: کھیتی باڑی کی۔ بعض روایتوں میں (رعوا) آیا ہے۔ یعنی مویشی چرائے۔ مفہوم دونوں کا بارش سے فائدہ اٹھانا ہے۔

قیعان: جمع القاع: پست ہموار پہاڑ یا خشک، چکنی نشیبی زمین۔

فَقُهَ: فَقِهَ يَفْقَهُ فَقَهاً، فَقُهَ يَفْقُهُ فَقَاهَةً: فقیہ ہونا۔

قیّلت: قیّل الماءَ: پانی کو جمع کرنا، ذخیرہ کرنا۔

ترجمہ : ''اللہ پاک نے مجھے جو ہدایت اور علم عطا کر کے بھیجا ہے، وہ اس خوب بارش کی طرح ہے، جو زمین پر برسی۔ کچھ زمین زرخیز تھی، جو سیراب ہوئی اور بے تحاشا سبزہ اور گھاس اگائی۔ اور کچھ زمین سخت اور نشیبی تھی، جس نے پانی کو ذخیرہ کیا اور اللہ نے اس کے ذریعے لوگوں کو نفع پہنچایا، انہوں نے اسے پیا اور اس سے زمین سیراب کی اور کھیتی باڑی کی۔ یہی بارش ایسی زمین پر بھی پڑی جو بنجر اور بھربھری تھی، جو نہ پانی کو جمع کرتی اور نہ کوئی گھاس اگاتی تھی۔ پس یہی مثال ہے، کہ جس نے دین کی سمجھ حاصل کی اور اللہ نے مجھے جو چیز دے کر بھیجا تھا، اس نے اسے فائدہ پہنچایا۔ اس نے علم سیکھا اور آگے تعلیم دی۔ اور جس نے اس علم کی طرف رخ ہی نہ کیا اور اللہ نے مجھے جس ہدایت کے ساتھ مبعوث کیا تھا اسے قبول ہی نہ کیا۔'' اسحاق بن راہویہؒ کی روایت میں مزید یہ جملہ بھی ہے: ''جس گروہ نے اس علم کو ذخیرہ کیا، اور دوسروں کو نفع پہنچایا، ان کی مثال اس تالاب کی سی ہے، جس میں پانی ذخیرہ ہوا۔''

تشریح : تمثیلی طریقہ بیان بسا اوقات سہولت فہمی کے لحاظ سے بہت بہتر ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن اور حدیث میں اس طریقہ کو بارہا استعمال کیا گیا ہے۔ زیر درس حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت الٰہی اور علم شریعت کو موسلا دھار بارش سے تشبیہ دی ہے، جو سراسر نعمت الٰہی ہے۔ اور جس پر حیات ارضی کا دارومدار ہے۔ لیکن سطح زمین کی ہر قسم اپنی اپنی صلاحیت کے مطابق اس سے استفادہ کرنے میں مختلف ہے۔

(ا) عمدہ اور زرخیز زمین بارش کے پانی کو جذب کر کے ہر قسم کی بہترین سبزیاں، غلے، پھل، پھول، مفید جڑی بوٹیاں اور عمدہ گھاس بکثرت پیدا کرتی ہے۔ جس سے سارے انسان اور حیوان خوب استفادہ کرتے ہیں۔

یہ ایسے عالم اور معلم کی مثال ہے۔ جس نے ہدایت الٰہی سے دل و دماغ کو منور کیا اور علم دین کو خوب سمجھ کر حاصل کیا۔ پھر اسی نور ہدایت اور ضیائے علم کو پھیلانے میں اپنی زندگی گزار دی۔ ایسا شخص گہرے فقہ کی بنا پر نئے پیش آمدہ مسائل میں بھی کتاب الٰہی و حکمت نبوی سے استنباط کرنے میں ماہر ہوتا ہے۔ اس طرح وہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے مینارہ نور کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر صحابہ کرامؓ، ائمہ تابعینؒ، مفسرینؒ، فقہاءؒ اور محدثینؒ اس خوش قسمت زمرے میں شامل ہیں، جن کے باقیات صالحات میں علم نافع اور ولد صالح قیامت تک ترقی پذیر اور ہر لحظہ فزوں تر رہیں گے۔ فرمان الٰہی ہے: ﴿انما یخشی اللہ من عبادہ العلمؤا ان اللہ عزیز غفور ۞﴾ [الفاطر/۲۸] ''یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں' بے شک اللہ غالب ہے' خوب

بخشنے والا۔'' یہ وہ نیک بخت اہل علم ہیں، جن کے علم کے علاوہ ان کا کردار اور تقوی بھی زبان حال سے ہر دم خیر و بھلائی کی صدائے حق بلند کرتا رہا ہے۔ اور دیے سے دیا جلنے کی طرح نسل در نسل اہل ایمان ان سے علم نافع اور عمل صالح کی دولت حاصل کرتے رہتے ہیں۔

اس گروہ سے متعلق ارشاد نبوی ہے: **{من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین}** [بخاری کتاب العلم باب ۱۳ حدیث ۷۱، ۱/۱۹۷، مسلم کتاب الإمارة حدیث ۱۷۵، ۱۳/۶۷ عن معاویةؓ] ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرمائے، اسے دین میں فقہ کی دولت سے مالا مال کر دیتے ہیں۔''

(۲) سنگلاخ یا ٹھوس نشیبی علاقہ جو پانی کو جذب نہیں کرتا، اسے جھیلوں اور تالابوں کی شکل میں ذخیرہ کر لیتا ہے۔ اور زیادہ بلند پہاڑی چوٹیاں برف اور گلیشیر کی شکل میں آبی ذخائر بناتے ہیں، جن کے ذریعے دریا اور چشمے جاری رہتے ہیں اور خورد و نوش اور زرعی ضروریات کے علاوہ بجلی کے حصول کے لئے بھی اہم وسائل بنتے ہیں۔ لیکن بذات خود ان جھیلوں کی سطح اور پہاڑوں کی چوٹیاں پانی کو جذب کر کے سبزہ اگانے سے قاصر رہتی ہیں۔

یہ ایسے لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہدایت الٰہی اور علم نبوی سے محبت رکھی، ان پر ایمان لے آئے اور ان علوم کو حاصل کرنے کی جستجو کی۔ وہ اسے کما حقہ سمجھ لینے سے عاجز رہے، لیکن علم کے نصوص کو یاد کر لیا اور نہایت امانت داری سے اولاد اور شاگردوں تک پہنچا دیے۔ یا سمجھ لینے کے بعد ان پر عمل پیرا ہونے میں کسی قدر کوتاہی کا ارتکاب ہوا، یعنی عمل کے لحاظ سے وہ اعلی درجے سے نیچے رہے۔ پس ان لوگوں کی ذاتی منفعت زیادہ نہیں رہی، لیکن ان سے دوسروں کو خوب فیض پہنچا۔

اور ایسے علماء و معلمین کے حق میں یہ دعائے نبوی ہے: **{نضر الله امرأً سمع منا حدیثا فحفظه حتی یبلغه، فرب حامل فقه الی من هو أفقه منه، و رب حامل فقه لیس بفقیه}** ''اللہ پاک ایسے شخص کو رونق بخشے، جس نے ہماری کوئی بات سنی اور اسے یاد رکھا حتی کہ آگے پہنچا دیا۔ پس کتنے ہی دینی علم رکھنے والے اپنے سے بڑھ کر سمجھ بوجھ والے تک پہنچاتے ہیں، اور بعض اوقات علم رکھنے والا اس کو سمجھنے کی صلاحیت سے تہی دست بھی ہوتا ہے''۔ [ابو داؤد کتاب العلم (باب ۱۰) ۴/۶۸۔ ترمذی کتاب العلم (باب۷)(۵/۳۳) وحسنه، ابن ماجه مقدمه ۱۸، ۱/۸۴۔ الأستاذ الدکتور عبد العزیزؒ نے اسے متواتر قرار دیا ہے۔ (ضوابط الجرح والتعدیل ص ۱۶)]

(۳) بھر بھری ریتیلی زمین پانی جذب ہونے سے سیراب نہیں ہوتی، بلکہ بہت جلد خشک ہو جاتی ہے اور اس پر جتنا بھی پانی ضائع کیا جائے، اس سے گھاس پھوس تک اگ نہیں سکتی، نہ پانی کو ذخیرہ ہی کر سکتی ہے۔

یہ ایسے لوگوں کی مثال ہے، جو اپنے باپ دادا کے باطل دین پر اڑے رہے اور آباء واجداد اور خود ساختہ بزرگوں کی تقلید پر اتنے مست رہے کہ انہوں نے فرمان الٰہی اور حکمت نبوی پر کان دھرنا ہی گوارا نہ کیا۔ آسمان سے روح الامین جو بھی پیغام الٰہی لے کر نازل ہو، جلیل رب العالمین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نوع انسان کے رشد وہدایت کے لئے جس قدر جستجو فرمائیں اور ان کے جانشین کتنے ہی نقلی وعقلی دلائل سے حق کی وضاحت کریں، وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ نہ صرف ذاتی طور پر انتہائی خسارے میں رہتے ہیں، بلکہ بسا اوقات اوروں کے لئے بھی قبولیت حق سے روکنے میں بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ اور ہر دم باطل کے حق میں تاویلیں کرنے اور حق کی راہ میں روڑے اٹکانے پر فخر کرتے رہتے ہیں۔ پس ان سے دوسروں کو بھی کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ ﴿**خسر الدنیا و الأخرة، ذلک هو الخسران المبین**﴾ ''دنیا اور آخرت دونوں میں خسارہ سے دوچار ہوتے ہیں، یہی واضح ترین گھاٹا ہے۔'' [**الحج / 11**]

اسی قسم کے اکثر لوگ کافر، منافق یا فاسق وفاجر ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی علم اور تعلیم کے میدان میں دنیاوی مقاصد کے پیش نظر قدم رنجہ ہو، تب بھی ان کے پلے میں سوائے خسران کے کچھ نہیں پڑتا۔ فرمان نبوی ہے: {**من تعلم علما مما یبتغی به وجه الله لایتعلمه الا لیصیب به عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنة یوم القیامة**} ''جو بدنصیب رضائے الٰہی حاصل ہونے والا علم، دنیاوی فوائد کے پیش نظر سیکھے، وہ روز قیامت جنت کی خوشبو تک سے محروم رہے گا''

[ابن ماجه مقدمه باب ٢٣ الانتفاع بالعلم ١/٩٣]

نیز حضرت حذیفہ بن الیمان، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی الله عنهم اجمعین کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: {**من تعلم العلم لیباهی به العلماء ویجاری به السفهاء ویصرف به وجوه الناس الیه ،ادخله الله جهنم**} ''جس نے علم اس لئے حاصل کیا کہ علمائے دین پر فخر کرے، کم عقلوں کی موافقت کرے اور اس کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے، اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں ڈال دے گا''۔ **أعاذنا الله** [سنن ابن ماجه (مقدمه ،باب الانتفاع بالعلم والعمل به) ١/٩٤-٩٦، صححه الألبانی فی صحیح الجامع ٥/٢٧٢]